فتاویٰ

سوال:۔ شوہر ہندہ زید عرصہ بائیس تئیس سال سے مفقود الخبر ہے۔ اور عمر زید ۴۶ برس کی ہوئی۔ زید نے اب تک ہندہ کے نان نفقہ کی خبر نہیں لی اور ہندہ کی اوقات بسری کا کوئی ذریعہ نہیں ہے ایسی صورت میں ہندہ نکاحِ ثانی کرسکتی ہے یا نہیں۔ آیا اور کوئی صورت ہندہ کے اوقات بسری کی از روئے قوانینِ شریعت ہوسکتی ہے یا نہیں۔ مرسلہ مرزا محمد بشیر اعظم گڑھ

الجواب

ہندہ مندرجہ ذیل طریقہ پر زید کے نکاح سے رستگاری اور علیحدگی حاصل کرنے کے بعد دوسرے شخص سے نکاح کرسکتی ہے۔ ہندہ مسلمان حاکم کی عدالت میں مرافعہ کرے اور اگر مسلمان حاکم نہ ہو تو دیندار مسلمانوں کی پنچایت میں اپنا معاملہ پیش کرے۔ یہ حاکم یا پنچایت ہندہ کو چار برس چار ماہ دس دن یا فقط ایک برس انتظار کرنے کا حکم نہ دے۔ بلکہ تحقیقِ حال کے بعد بلا انتظار ہندہ کو طلاق دے دے یا اس کو اجازت دے دے کہ اپنے اوپر آپ طلاق واقع کرلے۔ ہندہ کو خود اپنے اوپر طلاق وارد کرنے کی اجازت دینا زیادہ بہتر ہے کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بریرہؓ سے فرمایا تھا کہ انت املك بنفسك ان شئت اقمت مع زوجك و ان شئت فارقتيه (یعنی تجھے اختیار ہے اپنے نفس کا۔ خواہ اپنے شوہر کے ساتھ رہے یا اس سے جدا ہوجائے) طلاق کے بعد ہندہ تین حیض گذار کر نکاحِ ثانی کرسکے گی۔ حاکم یا پنچایت ہندہ کے مرافعہ کے بعد چار برس چار مہینے دس دن یا فقط ایک برس انتظار کرنے کا حکم اس لئے نہ دے کہ اس کا شوہر بیس برس سے گم ہے اور ہندہ نے اتنی لمبی مدت تک اس کا انتظار کرنے کے بعد مجبور ہو کر درخواست دی ہے۔ اور دوسری بڑی وجہ یہ ہے کہ زید نے اپنے پیچھے مال نہیں چھوڑا کہ ہندہ گذر بسر کرسکے اور عدم نفقہ بجائے خود تفریق کے لئے کافی ہے۔ قرآنِ کریم میں ارشاد ہے فامساك بمعروف او تسريح باحسان (بقرہ ۲۹) یعنی یا تو بھلے طریقہ سے ان کو اپنے پاس رکھا جائے یا احسان (نیک برتاؤ) کے ساتھ رخصت کردیا جائے اور ارشاد ہے:۔ فامسکوھن بمعروف او سرحوھن بمعروف (الطلاق) یعنی یا تو بھلے طریقہ سے ان کو اپنے پاس رکھو یا بھلے طریقہ سے ان سے جدا ہوجاؤ۔ اور ارشاد ہے وعاشروھن بالمعروف (النساء ۳) اپنی بیویوں کے ساتھ نیک برتاؤ کرو اور فرمایا گیا لاتمسکوھن ضرارا لتعتدوا ومن یفعل ذلك فقد ظلم نفسہ (بقرہ ۳۰) یعنی محض ستانے کے لئے اُن کو نہ روک رکھو۔ کہ اُن کی حق تلفی کرنے لگو اور جو ایسا کرے گا وہ اپنے نفس پر خود ظلم کرے گا۔ یعنی اپنے آپ کو خدا